© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

افسوس ہے کہ پچھلے دنوں عالمِ اسلام کی دو نامور شخصیتوں، سلطان ابن سعود اور مولانا سید سلیمان ندوی نے اس عالمِ آب و گِل کو خیرباد کہہ کر عالمِ آخرت کی راہ لی۔ حجاز کی سرزمین قدس ہبطِ وحی حامل بیت اللہ اور مولد و استراحت گاہ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے اور اسی بنا پر اس کی خاک مسلمانوں کی جبینِ عقیدت و ارادت کی افشاں اور اس کا ذرہ ذرہ اُن کی آنکھوں کا تارا ہے اس نسبت سے مسلمانوں کو سلطان مرحوم کے ساتھ بھی کہ وہ پاسبانِ حرم ہونے کا شرف رکھتے تھے، قلبی و روحانی تعلق تھا اس کے علاوہ مرحوم میں ذاتی طور پر چند در چند ایسے اوصاف و کمالات تھے جن کے باعث تمام مسلمانوں کے دلوں میں اُن کی بڑی عزت و عظمت تھی۔ عادات و خصائل طبعی میلان و رجحان اور ظاہر و باطن کے لحاظ سے وہ اور اُن کی حکومت متنبی کے اس شعر کے مصداق تھے۔

حسن الحضارۃ مجلوب بتطریۃ ﴿ و فی البداوۃ حسن غیر مجلوب

مرحوم سیاسی اعتبار سے نہایت مدبر۔ بیدار مغز اور روشن دماغ و مستقل مزاج تھے اُن کے عہد کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ حجاز صحیح معنی میں بلداً امناً اور اس کا حرم درحقیقت مسلمانوں کے لیے حرم بن گیا۔ انھوں نے فتنہ پرور اور مفسد قبائل کی سرکوبی کر کے پورے ملک میں امن و امان اس طرح قائم کر دیا تھا کہ ایک بڑھیا بھی تن تنہا اپنے مال و اسباب کے ساتھ مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ تک بے خوف و خطر سفر کر سکتی تھی۔ اس کے علاوہ مرحوم نے حرمین شریفین کے باشندوں کے لیے دینی و دنیوی تعلیم کا بھی بندوبست کیا اور بھی اقتصادی زبوں حالی جو اُن کے لیے سب سے بڑی مصیبت تھی اُس کا مداوا اس طرح کیا کہ آج وہاں فارغ البالی اور معاشی رفاہیت و خوش حالی کا دور دورہ ہے۔ حجاج کی راحت و آسائش کا سلطان مرحوم کو خاص خیال رہتا تھا اور اس سلسلہ میں وہ ایام حج میں صحت و صفائی، پانی کی فراوانی اور دوسری اشیاء ضرورت کی فراہمی کا جو انتظام کرتے تھے وہ اُن کی فرض شناسی کا سب سے بڑا ثبوت تھا۔ انھیں اوصاف و کمالات کی بنا پر انھیں عالمِ اسلام کا اعتماد حاصل تھا اور ہر جگہ انھیں بڑی عزت اور قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ اللہ تعالیٰ

© rasailojaraid.com